ISSN : 2320-9313

دروبست

گفتگو .... 5 مدیر

روبرو .... 6 خطوط

نوکِ خار .... 10 قاضی مشتاق احمد

مضامین

"دیکھو ہم نے کیسے بسر کی" .... 15 جتیندر بلّو

کرم ویر بھاؤ صاحب ریرے۔۔۔ .... 18 پروفیسر سعدیہ پروین نہال احمد

جاوڑہ کی دو معروف شاعرات۔۔۔ .... 21 غیاث الرحیم شکیب

نشاطؔ شاہدوی کی "امربیل" .... 24 محمد حسن فاروقی

محمد علی جوہر: سیاست داں، صحافی اور شاعر .... 28 عالیہ

ولیؔ اورنگ آبادی: اردو شاعری کا چاسر .... 33 ڈاکٹر سید حسین زیدی

قصبہ باغپت کا ایک مستند شاعر۔۔۔ .... 36 پی پی سریواستو رندؔ

"آج کل اور پرسوں" .... 39 ملک بزجی

رئیس الدین رئیس۔۔۔اپنے لہجہ کی بلند دریافت .... 41 ڈاکٹر سید نور الامین

غزلیں / نظمیں

44 نقشبند قمر نقوی بخاری

45 ڈاکٹر الیاس وسیمؔ صدیقی، طلحہؔ تابش، مہدی پرتابگڈھی

46 وصی مکرانی واجدی، شفیق محسن، ڈاکٹر مسعود جعفری، جلیس بھارتی

47 شاہد عدیمؔ، ساحر نصرت، سردار پنچھی

48 ضررو صفی، چونچ گیاوی، ڈاکٹر ثمیر کبیر

49 ڈاکٹر لطیف سبحانی، لطفؔ ہارونی، شارق عدیل

50 عادل فاروقی، پریم ناتھ بسملؔ، شکیل ہاشمی، منظر عالم

افسانے

بکھرے بکھرے کہانی .... 51 رونق جمال

ندیا کے پار .... 53 کیفی سرونجی

شہوت کلی .... 54 ڈاکٹر محمد یحییٰ جمیل

نوکری .... 57 عمران یادگیری

مطالعے کی میز پر

تبصرہ .... 60 احمد عثمانی

فلمی فنڈا

ہمہ جہت گلوکار طلعت محمود / یعقوب .... 61 ساحلؔ اعظمی / سید انور حسین

رپورٹ

رپورٹ .... 63 سماجی، ادبی وثقافتی خبریں

ISSN : 2320-9313

پروفیسر سعدیہ پروین نہال احمد

PROF. SADIYA PARVEEN
NIHAL AHMED
DEPT. OF URDU/PERSIAN,
M.S.G. COLLEGE,
MALEGAON CAMP.
MOB : 9860590300.

کرم ویر بھاؤ صاحب ہیرے۔۔۔
ایک ہمہ جہت شخصیت

بھاؤ صاحب ہیرے کی شخصیت مہاراشٹر کے سیاسی، سماجی اور تعلیمی اُفق پر طلوع ہونے والے ایک ایسے آفتاب سے عبارت ہے جس کی شعاعوں نے ریاست کے انتہائی پسماندہ اور تاریک ترین گوشوں کو بھی منور کر دیا۔ چنانچہ نیم گاؤں، کاشت کاری اور مردم خیزی ہر دو اعتبار سے ایک بنجر اور پتھریلا علاقہ ہے۔ یہاں کسان پانی سے کم اور اپنے خون پسینے سے فصلوں کی آبیاری زیادہ کرتے ہیں پانی اتنا بھی مہیا نہیں ہو پاتا کہ اپنی آتش شکم ہی بجھا سکیں۔

حالات کے مارے اور کڑی دھوپ کے جھلسائے ہوئے انہیں کسانوں میں ایک سکھارام ہیرے بھی تھے۔ جنہوں نے زندگی میں ہیرے تو کیا کبھی اشرفیوں تک کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ ایسے گھر میں ایک بچے نے جنم لیا۔ سکھارام ہیرے کی بجھی ہوئی آنکھوں میں ایک نئی چمک عود کر آئی تھی۔ بھاؤ صاحب کی شکل میں انہیں اپنے ہل کے لئے ایک مضبوط کاندھا گھر سنسار کے لئے ایک معتبر سہارا نظر آیا۔

یہ بھاؤ صاحب کی خوش نصیبی تھی یا قدرت کی پیش بندی کہ اس پسماندہ علاقے میں ایک پرائمری اسکول موجود تھا۔ اس زمانے میں انہوں نے چوتھی جماعت تک کی تعلیم مکمل کی میٹرک تک کی تعلیم انہوں نے اپنی پھوپھی رکھما بائی کے ساتھ رہتے ہوئے حاصل کی۔

میٹرک کے بعد کالج کی تعلیم بڑودہ کے مہاراج سیاجی راؤ گائیکواڑ کی سرپرستی میں حاصل کی اور بی اے کیا اور پھر وکالت کی اعلیٰ ترین سند بھی حاصل کی۔

بھاؤ صاحب جن ناگفتہ حالات سے اور آزمائشوں سے گذرے تھے انہیں اس کا شدید احساس تھا۔ ساتھ ہی یہ فکر بھی دامن گیر تھی کہ ریاست بھر کے کسان ایک جیسی کسمپرسی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں ان کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ کرنا چاہیے۔

چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے سماج میں پھیلی ہوئی بدعقیدگی، غلط رسم و رواج، اونچ نیچ، بھید بھاؤ کو ختم کرنے کے لئے اپنے آبائی وطن نیم گاؤں سے ابتداء کی اور 1926ء میں "ستیہ شودھک سماج" کی پہلی کانفرنس منعقد کی۔ حلقہ لوکل بورڈ کی رکنیت آپ کو سیاسی زندگی کا پہلا سنگ میل تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب جنگِ آزادی کے نقارے کی چوٹ پڑ چکی تھی۔ گاندھی جی کے علاوہ دیگر قومی رہنما تحریک آزادی کا پرچم لئے ہوئے میدان کارزار میں اُتر پڑے تھے۔ گاؤں گاؤں شہر شہر با اثر لوگوں کو اس تحریک آزادی میں شامل کرنے کی کوشش تیز سے تیز تر ہوگئی۔ ایسے عالم میں بھاؤ صاحب پر نظر کیوں نہ پڑتی؟ گوونداراؤ دیش پانڈے اس علاقے کے سرگرم اور با اثر کانگریسی رہنما تھے۔ انہوں نے اس ناتراشیدہ ہیرے میں جھلملاتی ہوئی نور کی شعاعیں دیکھ لیں اور پھر یہ ہیرا کانگریس کے سُنہرے تاج میں جگمگانے لگا۔

بھاؤ صاحب نے سیاست کے خارزاروں میں قدم رکھ تو دیا لیکن گھریلو ذمہ داریاں بھی راستے میں دامن پسارے کھڑی تھیں لہٰذا انہوں نے مالیگاؤں کورٹ میں وکالت شروع کر دی۔ اس طرح آمدنی کا ایک اور معقول ذریعہ پیدا ہوگیا کچھ برسوں تک یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا اور ہیرے خاندان میں آسودگی لہلہانے لگی۔

پھر اُنہوں نے اپنے آبائی گاؤں کی پتھریلی سیاہ زمینوں کا سینہ چیر کر ایک تعلیمی ادارے "شکشن پرسارک منڈل" کی بنیاد رکھی اور پھر اس ادارے کے تحت گاؤں گاؤں میں اسکول کھلنے لگے۔ جن کے انوارِ علم

ISSN : 2320-9313

سے جہالت کی تاریکیاں سمٹنے لگیں اور پہلی بار کانگریس پارٹی کے ذریعے "بمبئی لا بورڈ" کا الیکشن لڑا اور اس میں شاندار کامیابی حاصل کی پارٹی کے مختلف امور میں ان کی سیاسی بصیرت اور اصابت رائے کے سبھی قائل ہو گئے جس کے نتیجے میں انہیں ریاستی وزیر داخلہ کنہیا لال منشی کے پارلیمنٹری سکریٹری کے عہدے پر نامزد کیا گیا اور ترقی کے دروازے یہیں سے مستحکم ہونے لگے۔ وہ مرارجی دیسائی، وائی، بی چوہان بالا صاحب بھاروے جیسے رہنماؤں کی صف میں نظر آنے لگے۔ ریاست میں سب سے زیادہ پسماندہ طبقہ آدی واسیوں کا ہی تھا لہٰذا ناسک ضلع کے بیشتر دیہاتوں اور حلقوں میں آدی واسی اسکولیں، ایگری کلچرل اسکول و کالج، شری آشرم، بورڈنگ آدی واسی سیوا کمیٹی جیسے ان گنت ادارے قائم کر دیے۔ اسی دوران تحریک آزادی میں شدت پیدا ہو گئی اور ضلع ناسک میں آپ کی قیادت میں ستیہ گرہ شروع ہوئی جو ہر گاؤں، ہر قصبے اور ہر دیہات میں پھیل گئی۔

آزادی کا سورج طلوع ہوا تو بھاؤ صاحب کی کلغی دار پگڑی میں "مجاہد آزادی کے تمغے کا بھی اضافہ ہو گیا اور ان کے سر پر ریاستی کانگریس کی صدارت کا تاج بھی رکھ دیا گیا۔ 1952ء میں ریاستی اسمبلی کا پہلا الیکشن ہوا۔ کانگریسی امیدوار کی حیثیت حلقہ مالیگاؤں سے بھاؤ صاحب زبردست اکثریت سے کامیاب ہوئے اور وزارت محصولات Revenue Ministry کا عہدہ انہیں دیا گیا۔ اسی کے ساتھ ساتھ انہوں نے سب سے پہلے "جھاڑی" نامی دیہات میں "پاجھر تلاؤ" کی اسکیم تیار کی۔ اس بند کے افتتاح کے لئے انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کو مدعو کیا اور پنڈت جی، اندرا گاندھی کے ساتھ اس معمولی سے دیہات میں تشریف لائے اور بھاؤ صاحب کے اس منصوبے اور ان کے مقصد کی بے حد تعریف کی۔ بھاؤ صاحب نے تعلقہ مالیگاؤں اور ضلع جلگاؤں کی راحت رسانی کے لئے "گرنا ڈیم پروجیکٹ" کا خاکہ تیار کروایا۔ جسے حکومتی منظوری بھی حاصل ہو گئی۔ اسی کے ساتھ انہوں نے اسمبلی میں کوئنا پروجیکٹ کا منصوبہ پیش کیا۔ جس نے مہاراشٹر کے ایک بڑے علاقے کو پانی سے سیراب اور بجلی کے قمقموں سے روشن کر دیا۔

بھاؤ صاحب چاہتے تھے کہ ان کے تعلقہ اور دیہات کے طلباء تعلیم کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر انہوں نے "مہاتما گاندھی ودیا مندر" کی بنیاد رکھی۔ جس نے زینہ بہ زینہ ترقی کرتے ہوئے بال واڑی سے لے کر ہائی اسکول تک کا سفر طے کیا۔ بھاؤ صاحب نے مالیگاؤں میں ایک کالج کے قیام کا منصوبہ بنایا جس کے لئے خود بھاؤ صاحب اور حاجی صابر ستار نے اپنی زمینیں وقف کر دیں اور تعمیر کے لئے فنڈ کا انتظام مہاراجہ سیاجی راؤ گائیکواڑ کے فرزند فتح سنگھ راؤ جی گائیکواڑ نے کر دیا۔ اس طرح مالیگاؤں کا یہ پہلا کالج "مہاراجہ سیاجی راؤ گائیکواڑ آرٹس، سائنس اینڈ کامرس کالج" کے نام سے 1959ء میں جاری ہوا۔ جس نے مالیگاؤں اور اس کے اطراف کے دیہی علاقوں کی تعلیمی فضا میں ایک انقلاب برپا کر دیا اور آج تک یہاں ہندو مسلم طلباء و طالبات مل کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان کے فرزند وینکٹ راؤ جی ہیرے بھی انہیں اوصاف سے متصف ہیں۔ انہوں نے مسلم طلباء و طالبات کے لئے شہر کے درمیان ایک نیا کالج جاری کیا۔ جو سٹی کالج کے نام سے مشہور ہے ان دونوں کالجوں میں شعبہ اردو فارسی قائم ہے اور مالیگاؤں میں اردو کے فروغ اور نشو و نما میں ان دونوں کالجوں نے ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں۔

1960ء مالیگاؤں کی پاورلوم انڈسٹری کے لئے سیاہ ترین سال تھا۔ حکومت نے لائسنس پرمٹ کے نام پر شہر کے کارخانوں کو سیل کر دیا۔ مالیگاؤں خاموش ہو گیا۔ بھاؤ صاحب اس وقت منسٹر تھے۔ انہیں معلوم ہوا تو ایک روز ایکسائز محکمے کے افسران اور کلرکوں کی فوج لے کر مالیگاؤں پہنچے اور 24 گھنٹوں میں 6 ہزار لائسنس پرمٹ تیار کروا کر پاورلوم مالکان کے ہاتھوں پر رکھ دیئے۔ دوسرے ہی روز شہر میں پاورلوم کی کلکاریاں گونجنے لگیں۔

معہد ملت کا قیام عمل میں آیا تو اس کے رجسٹریشن کا مسئلہ حل نہیں ہو رہا تھا۔ بھاؤ صاحب نے ایک گھنٹے کے اندر اسکا رجسٹریشن کروایا۔ تب

ISSN : 2320-9313

مولانا عبدالحمید نعمانی" نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ بھاؤ صاحب نے کہا۔

"مولانا شکریہ کیسا! یہ تو میرے شہر کا کام تھا یہ تو میرا
فرض تھا آگے بھی آپ کی کوئی خدمت کر سکا تو مجھے خوشی
ہوگی آپ تو بس آشیرواد دیجئے۔"

مالیگاؤں میں کسانوں کی حالت دیکھتے ہوئے انہوں نے "مالیگاؤں خریدی وکری سنگھ" کی بنیاد ڈالی۔ اسی کے ساتھ "ناسک ضلع مدھیہ ورتی سہکاری بینک" N.D.C.C. Bank کا آغاز کیا۔ اس کے ساتھ انہوں نے "بھو وکاس بینک" مہاراشٹر راجیہ سہکاری بینک، بمبئی جیسے اداروں کی تشکیل اور قیام میں نہایت اہم کردار نبھایا۔

انہوں نے "گرنا سہکاری شکر کارخانے" کا منصوبہ تیار کیا اور مالیگاؤں سے قریبی دیہات "دابھاڑی" میں اس کا سنگ بنیاد رکھ دیا۔ اس شکر کارخانے کے قیام سے نا صرف گنے کے کاشتکاروں کو راحت ملی بلکہ بے روزگار کسانوں اور دیہی عوام کو روزگار بھی میسر آیا۔

بھاؤ صاحب ہیرے کا انداز فکر جمہوری تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک اپنے باصلاحیت ساتھیوں کی مدد سے [illegible] شعبہ حیات میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ جن میں بوا [illegible] گروجی، دیا تنگلے (نپھاڑ)، سکھ دیو دیڑو پاٹل (مالیگاؤں)، [illegible] بروے (کوٹھرے)، رگھوناتھ مورے (پنپل گاؤں) بھاؤ صاحب راجے (ڈنڈوری)، بابوراؤ پگار (کلون)، رگھوناتھ راؤ گنجال (چاندوڑ) مادھوراؤ پاٹل (ایولہ)، گنگا رام ماما ٹھیلے (گرنارے)، اور پنڈت دھرما پاٹل (سٹانہ) قابل ذکر ہیں۔

بھاؤ صاحب کو گذرے زمانہ ہوگیا۔ وفات 6/نومبر 1961ء کو ہوئی لیکن اپنے آدرش سے پیار، خدمت کی یہ لگن اور فرائض کا احساس انہیں اپنی زندگی کی آخری سانسوں تک رہا۔ وہ انسانی جوہر اخلاق کا مجسم تھے۔ سماجی، علمی اور سیاسی میدان کا کوئی ایسا دائرہ نہیں ہے جہاں ان کی شخصیت کے نقوش ریاست مہاراشٹر کے افق پر ثبت نہ ہوں۔ وہ شمع گل ہوئی تو پورا مہاراشٹر خصوصاً ضلع ناسک تاریکیوں میں ڈوب گیا لیکن ان کے نقش پا آج بھی روشن ہیں۔ ●●

عثمان جوہری فاؤنڈیشن جلگاؤں کی فخریہ پیشکش

جستجو اور خوبرو

دو معتبر شعری مجموعے بہت جلد منظر عام پر

تو ہی خلاقِ دو عالم مشرقین اور مغربین
بادشاہِ دو جہاں ہے تجھ سے روشن کائنات